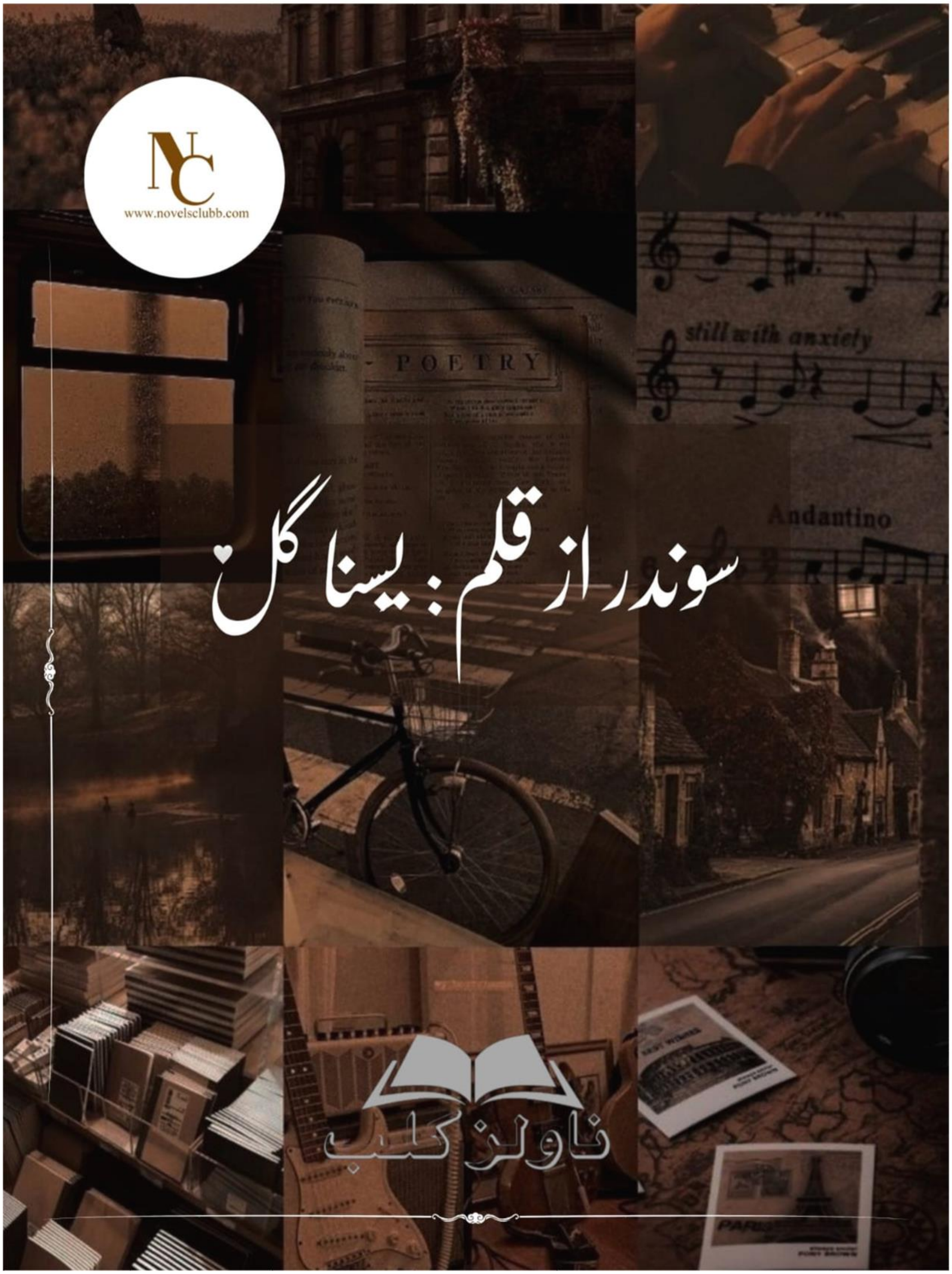
www.novelsclubb.com
POETRY
still with anxiety
Andantino
سوندر از قلم: یسنا گل
ناولز کلب

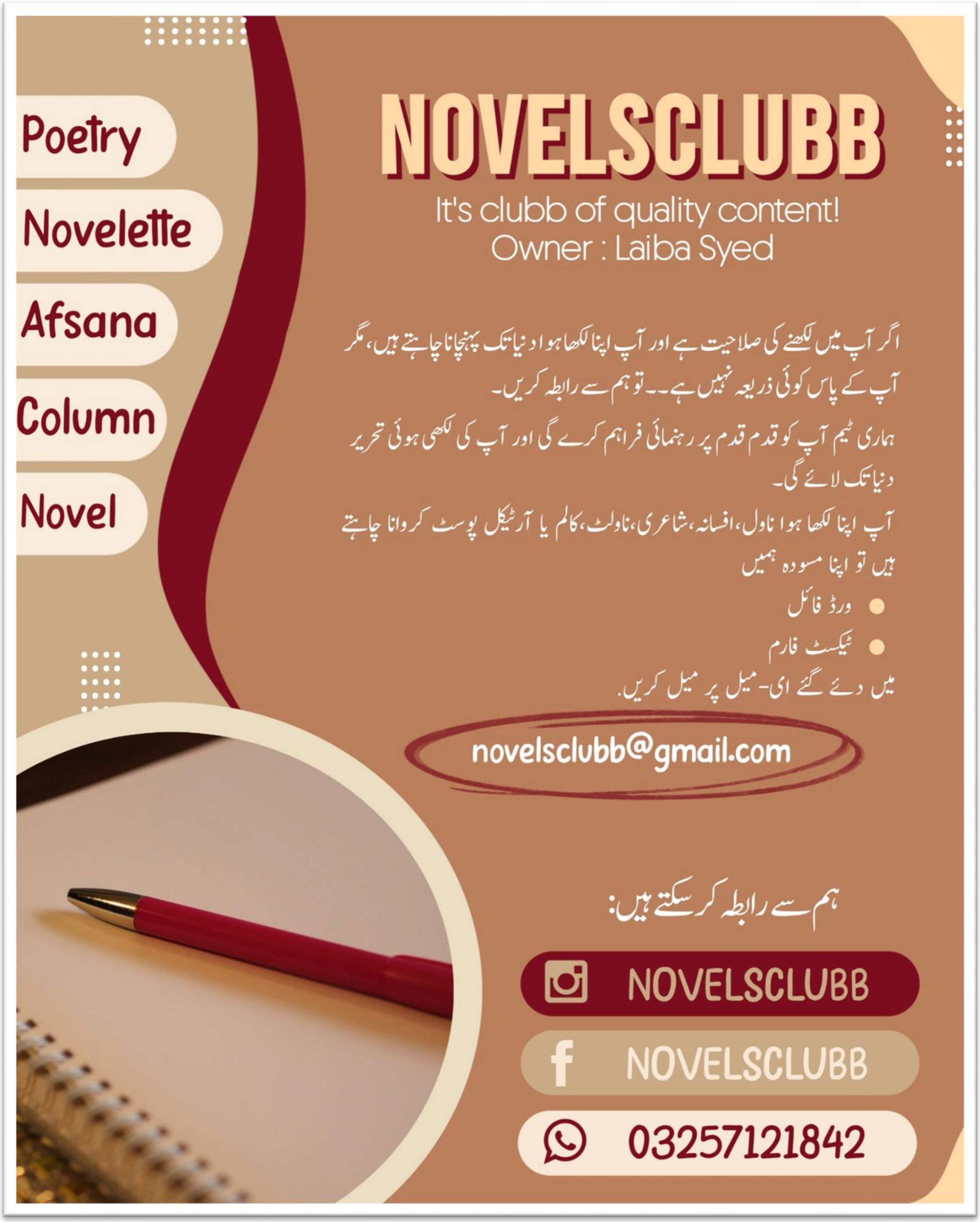
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سوندر

از قلم

یسنا گل

www.novelsclubb.com

یہ منظر ہے آبادیوں سے الگ بنے ایک گھر کا جہاں بس چند ایک ہی گھر تھے۔ لیکن رات کے اس پہر ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے کہ یہاں صرف وہی رہتا ہے جو اس وقت اپنے گھر کے ٹیرس پہ کھڑا اپنے ہاتھ میں موجود اس سیاہ رنگ کی ڈائری کو دیکھ رہا تھا ایسے کہ کشمکش میں ہو کہ اسے پڑھے یا نہیں اگر اسے پڑھے گا تو یہ کتنی غلط بات ہو گی کسی کی پرسنل ڈائری ایسے پڑھنا لیکن ایسے پڑھے بغیر بھی وہ اس کے مالک تک نہیں پہنچ سکتا تھا یہی سوچتے اس نے ڈائری کو اپنے سامنے کیا وہ سیاح رنگ کی ڈائری تھی جو اسے راستے میں ملی تھی جس کی جلد کو کھرچتے ہوئے "سوندر" لکھا گیا تھا ساتھ ہی نیچے ایک سیاہ ہی گلاب بنا ہوا تھا۔

وہ کھولنے لگا لیکن پھر نفی میں سر ہلاتے واپس اندر روم میں چلا گیا اور ڈائری کو ڈریسنگ ٹیبل کے آخری دراز میں ڈالا اور لائٹ بند کرتا سونے کے لیے لیٹ گیا

www.novelsclubb.com

اس کی تو بات ہی رہنے دو پتا نہیں وہ کیسے ہر کسی سے خوش"

رہ سکتی آخر کیسے وہ اپنے آپ کو اتنا پُر سکون رکھ سکتی ہے۔ آخر ہے کیا اس کے پاس کچھ بھی تو نہیں نا ہی میری طرح خوبصورت ہے اور نا ہی میری طرح پڑھائی میں ذہین ہے تین کتابیں

فیک ہیں اس بار بھی اس کی مگر پتہ نہیں کیسے خود کو اتنا پُر سکون رکھ لیتی ہے ایسے جیسے اس کے پاس مسئلے ہی نہیں ہیں۔"

وہ یونیورسٹی کی سیڑھیوں میں بیٹھی اپنی دوست کے سامنے اپنا غصہ نکال رہی تھی۔ براؤن ڈائے کیے بال جو کے اس کے کندھے تک مشکل سے آتے تھے براؤن آنکھیں اور پتلی چھوٹی کھڑی ناک اس کے بالوں کی کٹنگ کچھ ایسی کی گئی تھی جو کہ اس کے تھوڑے سے موٹے منہ اور ڈبل چِن کو چھپا سکیں۔ سفید رنگت بلاشبہ وہ خوبصورت تھی لیکن موٹے ہونے کی وجہ سے وہ خود سے خود کے لیے ہی کمپلیکس کا شکار تھی۔

ہاں بات تو تمہاری سہی ہے صوفیا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تم جیسا لیکن پھر بھی آدھی کلاس" اس کی دوست اور باقی بھی اس کی معصوم شکل کی وجہ سے اس سے ایسے بات کرتے ہیں جیسے اونچا بولیں گے اس سے تو کتنا غلط کریں گے۔"

اس کی دوست نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

ہاں بس معصوم چہرہ ہے وہ بھی صرف معصوم لگتی ہے ایسی اندر سے بہت تیز ہوتی ہیں خیر چلو" کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ یہ کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی اور دونوں کلاس کی جانب چل دی۔ کلاس میں بہت سے طلباء گروپس کی شکل میں ایک دوسرے سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ وہ دونوں بھی اپنی جگہ سنبھالتی بیٹھ گئیں۔

"اس بار بھی وہ لیٹ آئے گی مگر سر اسے کچھ نہیں کہیں گے۔"

سوفیا نے بیٹھتے ہی کہا۔

"ہاں بات تو تمہاری سہی ہے کہنے کو تو وہ تمہاری کزن ہے لیکن تم کہاں وہ کہاں۔"

زارا بولی

ہاں گھر میں بھی پتا نہیں کیوں سب کو وہی پسند ہے بچہ بچہ اس کے پیچھے گھومتا ہے ایسے جیسے "کتنے ثواب ملنے اس کے پیچھے پھرنے سے۔

صوفیا جل کر بولی اتنے میں امایہ اسے آتی دکھائی دی

سانولی رنگت، دبلا پتلا سراپا، درمیانہ قد، بھوری آنکھیں، چھوٹی ناک جس پہ ہر وقت ایک موٹا چشمہ رہتا تھا اور کالے بال جن میں اب ہلکی ہلکی سفیدی بھی دکھنا شروع ہو چکی تھی۔ بال آج بھی ویسے ہی میسی بن میں قید تھے اور کچھ لٹیں سامنے گال کو چھو رہیں تھیں۔ سفید اور کالے

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رنگ کی شلوار کمیز پہنے دوپٹہ اچھے سے سر پہ سیٹ کئے وہ اچھی لگ رہی تھی سب سے زیادہ جو چیز اس کی طرف متوجہ کرتی تھی وہ تھی اس کے چہرے پہ ہمہ وقت رہنے والی معصومیت کیونکہ اس نے خود کے فیچرز کو ویسے ہی رکھا تھا جیسے تھے آئی بروز بھی نیچرل تھیں جیسے بچپن سے تھیں بلکل ویسی اس کو دیکھ کے لگتا تھا وہ سب پر توجہ دے سکتی ہے سوائے اپنے وہ صوفیا کی کہنے کو تو کزن تھی لیکن بلکل مختلف وہ اس جیسی حسین نہیں تھی لیکن اس کی معصومیت اسے سب میں مختلف رکھتی تھی۔

"امایہ میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔"

ابھی امایہ اپنی سیٹ پہ جا کے بیٹھی ہی تھی کہ اس کے پیچھے سے یمنہ آتے ہوئے بولی

"ہاں بس تھوڑا لیٹ ہو گئی ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے۔"

"اوہ کیا ہوا انہیں۔"

یمنہ نے بھی ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں بس تھوڑا بلڈ پریشر ہائی تھا۔"

امایہ نے بتایا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ابھی یمنہ کچھ اور بولتی کے سر کلاس میں داخل ہوئے اور پھر وہ دونوں بھی خاموشی سے باقی سب کی طرح لیکچر نوٹ کرنے لگ گئیں۔

یہ منظر ہے ایک پرائیویٹ ہاسپٹل کا جہاں کچھ لوگ تو نئی زندگی ملنے پر خوش تھے لیکن کچھ لوگ اپنے پیاروں سے ہمیشہ کے لیے جدا ہونے پر ایک دوسرے سے گلے لگے رو رہے تھے۔

وہ بھی بکھرے بالوں سمیت بھاگتا ہوا روم نمبر 313 کی طرف بڑھ رہا تھا اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ایسا کچھ ہو سکتا ہے اس نے تو اس کا ہر طرح سے ساتھ دیا تھا وہ تو خوش تھی پھر آخر ایسا کیا ہوا جو وہ یہاں تک پہنچ گئی۔

ابھی وہ کمرے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ڈاکٹر روم سے باہر آئی

سوری لیکن ہم نہیں بچا سکے انہیں وہ بہت کریٹیکل حالت میں لائی گئیں تھیں ہم نے بہت "کوشش کی لیکن شاید اللہ کو یہی منظور تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ بات سنتے ہی اسے لگا جیسے وہ خود اگلا سانس نہیں لے پائے گا وہ ایک دم لڑکھڑایا اس سے پہلے وہ جوان مرد گرتا پیچھے سے آتے داؤد نے اسے تھاما تھا۔ بے یقیں تو داؤد بھی تھا ایسے تو کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔

وہ ابھی بھی بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا کہ جیسے ابھی وہ کہہ دے گی کے یہ پیشنٹ آپ کی نہیں ہے۔ وہ زندہ ہے وہ ایسے نہیں جا سکتی چھوڑ کے آخر اس نے وعدہ کیا تھا وہ سب کر لے گی مگر اسے چھوڑے گی نہیں۔

"یہ خودکشی نہیں ہے اس کو قتل کیا گیا ہے میری بیٹی ایسے خودکشی نہیں کر سکتی وہ خود کہ ساتھ ایسے.. ایس.. ایسے نہیں کر سکتی۔"

ہاسپٹل روم کے باہر بیٹھی اس کی ماں روتے ہوئے کہہ رہی تھی ساتھ بیٹھی لڑکی بلکل خاموش تھی وہ تسلی بھی نہیں دے رہی تھی۔ کیونکہ شاید اس کے پاس تسلی دینے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔۔ شاید وہ جانتی تھی یہ سب ایسے ایک دن ہو جانا تھا۔

"ایسے نہیں مر سکتی میری بیٹی ابھی تو وہ ٹھیک تھی گھر میں سب اس کا انتظار کر رہے ہیں کل ک۔۔ ک۔۔ کل اس کی سالگرہ ہے ایسے تو نہیں میری بچی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی ماں زار و قطار روتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ ساتھ بیٹھی وہ لڑکی بلکل خاموش تھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں گرا تھا۔

"میرے اندر کے زخم بہت بڑے ہیں میں کیسے۔۔کیسے کسی کے لیے مرحم بن سکتی ہوں مجھے نہیں پتا میں نے کیسے انہیں اپنی طرف مائل کر لیا..سارا میں تو خود کے لیے نہیں تھی لیکن انہوں نے سب خراب کر دیا وہ۔۔وہ آئے اور مجھے الگ کر دیا میں وہ رہی ہی نہیں سارا تم بتاؤ میں کیا کروں ان کے بغیر اب تو کچھ بھی نہیں پیار الگ رہا میرا۔۔میں۔۔میرا دماغ خراب ہو رہا ہے یار "

وہ روتے ہوئے اپنے بال کھینچنے لگی

"میں تو اُن کے لیے کچھ نہیں کر رہی تھی وہ کیوں محبت کرتے چلے گے اور اور مجھے کیوں اس جگہ لا کھڑا کر دیا کہ میرا دل جسے میں مارتی آئی ہوں وہ بغاوت کرنے لگ گیا ان کی ایک بات میں "میرا دل واپس سے جیسے محسوس کرنے لگ گیا یہ سب اچھا نہیں۔۔ بلکل نہیں۔۔

وہ یہ کہتی زار و قطار رونے لگی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی اپنی سمجھ میں یہ سب نہیں آرہا تھا کہ آخر کب کیسے یہ سب ہو گیا۔

\-----------

سورج غروب ہوئے کافی وقت ہو چکا تھا گرمیوں کا ابھی پورا آغاز نہیں ہوا تھا اس لیے ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی۔

"آج چار سال ہو گئے لیکن میں ان چار سالوں میں آج بھی وہی ہوں جہاں تب تھی۔"

وہ ایک قبر کے سامنے کھڑی بول رہی تھی۔ سفید چادر کو اچھے سے خود پہ اوڑھے۔ ناک، آنکھیں اور گال آج بھی شدت سے رونے کی وجہ سے سرخ تھے۔ وہ ہر بار یہاں آکر ویسے ہی روتی تھی جیسے پہلی بار آنے پہ روئی تھی اس کے لیے شاید زندگی وہی تھا جو چار سال پہلے ہی مٹی تلے جا سویا۔

آپ نے اتنی جلدی کر دی جانے میں۔۔ میں ناراض تھی لیکن میں تھی تو اسی گھر میں ہی آپ" نے مجھے آواز تک نہیں دی اتنی خاموشی سے چلے گئے۔ میں آج بھی سمجھتی ہوں کے آپ یہاں نہیں وہاں گھر ہیں میرے پاس میں۔ مم۔۔ میں کیسے باقی سب کے سامنے صبر کر رہی یہ میں جانتی لیکن میرے اندر کا جہان مجھے اپنی سانس لینے کے لیے تنگ لگتا۔۔ میں آپ سے معافی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مانگنا چاہتی ہوں لیکن نہیں مانگ سکتی۔۔مجھے خود نہیں پتہ میں کیا ہوتی جا رہی ہوں میرے اندر کے شیطان مجھے مار دیں گے۔میں نہیں سنبھال پا رہی خود کو میں مر جاؤں گی۔"

وہ قبر کی مٹی میں ہاتھ رکھے روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی۔

اس سڑک میں یونیورسٹی کے طلباء کا بہت رش ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہاں اکثر ہی ٹریفک جام رہتا تھا اور ہر کوئی بس جیسے بھی ہو یہاں سے جلدی گزر کے جانا چاہتا تھا چاہے اس کی اس جلدی کے چکر میں کوئی جانی نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔

بھوری آنکھیں،کالے بال جو ہمیشہ سیٹ رہتے تھے،کھڑی مغرور ناک،شارپ جاء لائن،ہلکی داڑھی اور 6 فٹ 4 انچ لمبے قد والا وہ نوجوان اپنی مخصوص سنجیدگی اور خاموشی کی وجہ سے ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کر دیتا تھا اور کچھ اس کی پرسنلٹی کا اثر تھا اور کچھ اس کے مسلز تھے جو پتا دیتے تھے کہ وہ باقائدگی سے جم جاتا ہے اور اسی وجہ سے زیادہ تر لوگ اس کے رؤب میں رہتے تھے۔جب کے وہ اخلاقاً ایسا نہیں تھا جیسا نظر آتا تھا بہت ہی خوش مزاج انسان تھا اور ساتھ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی بھوری آنکھیں جو ہر وقت دیکھنے میں ایسی لگتی تھیں جیسے سب حاصل کیے ہوئے ہیں ہر وقت خوشی سے چمکتی ہوئی۔آج بھی بلیک پینٹ، وائٹ شرٹ پہنے بازو کو کہنیوں تک فولڈ کیے جس سے اس کے کسرتی بازو اور بھی واضح ہو رہے تھے۔ایک کندھے پہ بیگ لگائے وہ سب سے لاپرواہ بنا سڑک کنارے چلتا جا رہا تھا آج یونیورسٹی کے بعد اس کا جوب میں پہلا دن تھا۔اس ہے وہ چاہتا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ سکے اور بھی بہت سے یونیورسٹی کے طلباء اس کے آگے پیچھے یونیورسٹی کی طرف جا رہے تھے۔کچھ تو ایسے چل رہے تھے جیسے انہی نے کلاس لینی ہے ایسے وہ دوسرے طلباء کو ڈھکے مارتے ہوئے آگے جا رہے تھے۔

سڑک میں بہت سے لوگ ایسے گاڑیاں بھگا کر لے جا رہے تھے جیسے ساری سڑک ان کے باپ کی ہو۔

www.novelsclubb.com

اللّٰہ جانیں ان جیسے گدھوں کو کون ڈرائیونگ لائسنس دے دیتا ہے۔ایسے گاڑی چلاتے جیسے "کون سے امریکی صدر سے میٹنگ ہو ان کی گدھے کہیں کے"۔

احیان نے اپنی شرٹ کے بازو اور پیچھے تک فولڈ کرتے ہوئے خود سے ہی کہا اور پھر گہری سانس لے کہ خود کو پُر سکون کیا۔ابھی وہ یونیورسٹی کے اندر داخل ہوا ہی تھا کے سامنے اس کی نظر اپنے دوست کبیر کے ساتھ لڑتے ہوئے دوسرے گروپ کے ایک لڑکے پہ پڑی۔کبیر نے بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احیان کو دیکھ لیا تھا اور خوش ہوا تھا کہ اب وہ اس کے ساتھ دوستی نبھاتے ہوئے اس کی مدد کو آئے گا۔

یااللہ! یہ دوست ہے یا میری جان کا عذاب ہے میرے مسلز ہونے کا ناجائز دائرہ اٹھاتے ہر "کسی سے لڑتا رہتا کے میں چھڑوا کے اس کے حصے کے بدلے لیتا رہوں۔"

احیان آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور پھر واپس سے کبیر کی طرف دیکھا جواب صرف مار کھاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا کہنے کو تو اس شہر کے امیر باپ کا بیٹا تھا۔اس کے گھر والے سارے پھر بھی بہت اچھے اخلاق کے پرہیز گار اور سنجیدہ لوگ تھے مگر مجال ہو جو اس میں سنجیدگی کے تھوڑے سے بھی جراثیم ہوں ہر وقت کسی نا کسی سے الجھتا رہتا تھا اور پھر احیان کو ساتھ ملا لاتا تھا مسلز اس کے بھی تھے مگر احیان سے کم اور وہ جان کر اسے دیکھتے خود کو مارنے دیتا تھا دوسروں کو کہ ایسے احیان اسے آ کر بچا لے جس پہ اکثر اسے یونیورسٹی میں احیان کی نازک دوشیزہ بھی کہا جاتا تھا۔جسے وہ کمپلینٹ کے طور پر لیتا تھا۔

احیان دو منٹ وہاں کھڑا اسے دیکھتا رہا باقی بھی کافی سٹوڈنٹس اب وہاں کھڑے ہو گئے تھے کہ اب احیان کو لڑتے ہوئے وہ بھی دیکھیں گے۔احیان نے اپنا بیگ کندھے سے اتارا وہاں کبیر کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB www.novelsclubb.com

پوری بتیسی باہر ہوئی کہ ایک دم اسے جیسے اپنی آنکھوں میں یقین نہیں آیا۔احیان اپنا بیگ دوسرے کندھے پہ لگاتے ہوئے کینٹین کی طرف چلا گیا۔

اس کو آج اچھے سے یاد ہو جانا چاہیے کے احیان گدھا نہیں ہے وہ ایسے نہیں مانے گا۔اس سب "فضول ڈراموں سے تو بلکل بھی نہیں۔"

احیان کینٹین میں سب سے زائد والی ٹیبل پر بیٹھتے اپنا بیگ دوسری کرسی پہ رکھتے بولا اور ساتھ ہی چھوٹے کو اپنے لیے ایک آئسکریم شیک لانے کو کہا۔

جہاں سب سٹوڈنٹس شام تھے وہیں احمد جو کبیر کو مار رہا تھا ہنستے ہوئے بے حال ہو گیا۔

"ہاہاہاہاہا ارے کبیر تم نے منہ بھی فٹے منہ کر لیا لیکن تمہارے ہیرو نے تمہیں بچایا ہی نہیں۔"

احمر جو کہ کبیر کو اسی کے کہنے پہ مار رہا تھا احیان کو اندر جاتے اور کبیر کا حال دیکھتے ہنستے ہوئے بولا جس پر کبیر اسے چھوڑتے خود بھی کینٹین کی طرف گیا۔جہاں اسے وہ ایک ٹیبل پر بیٹھا نظر آ ہی گیا۔ابھی وہ اس کی طرف جاتا کے سامنے سے آتی لڑکی سے ٹکرایا۔

جاہل گنوار دیکھ کے نہیں چل سکتے "صوفیا جو ہاتھ میں شیک لیے کلاس کی طرف جا رہی تھی۔"

اپنا شیک زمین پر بڑے دیکھ کر غصّے سے بولی۔جس پر احیان نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا۔اور فوراً اپنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیگ سنبھالتا ان کی جانب بڑھا۔ کبیر کی اس جانب پشت تھی اس لیے وہ اسے دیکھ نہ سکا تھا ورنہ صوفیا سے کہتا باتیں کیوں سنا رہیں ہیں میم دو تین اس منہ پہ مار کے اسے اور فٹے منہ کر دیں۔

دیکھیں مس صوفیا اگر آپ کو نظر آتا تو یہ مشکل ہوتی ہی نہیں میں جاہل گنوار بغیر دیکھے ایسے ہی چلوں گا مجھے تو کسی نے سکھایا ہی نہیں کے اھے سے کیسے چلا جاتا ہے۔ جاہل نہ ہوتا تو شاید بچپن میں پڑھی چیزیں یاد رہتیں۔"

کبیر نے بہت ہی معصومیت سے سینے میں ہاتھ باندھتے ہوئے صوفیا کو دیکھتے کہا۔ جو ریڈ فراک بلیک کیپری اور بلیک ہی دوپٹہ گلے میں ڈالے اسے غصّے سے دیکھ رہی تھی۔

جسٹ شٹ اپ اگر تمہیں بچپن میں تھوڑی تمیز تمہارے ماں باپ نے سکھائی ہوتی مسٹر کبیر" تو ایسے ہر کسی سے منہ ماری نہیں کرتے رہتے اور نہ ہی ایسے کسی بھی لڑکی سے جان کے ٹکراتے تمہیں تو بس ایک موقع چاہیے چاہے ایسے یا ویسے کسی لڑکی کو بھی ٹچ کرنے گا۔"

صوفیا شدید غصے میں اسے دیکھتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات سنتے اس سے پہلے کبیر غصے میں آگے بڑھتا۔ احیان نے پیچھے سے اسے روک لیا۔ جو پر کبیر غصے سے پیچھے مڑا ابھی وہ پیچھے سے روکنے والے کو مارتا کے احیان کو دیکھتے ایک دم رک گیا۔ احیان نے دیکھا کبیر کی آنکھیں اس وقت غصّے کی شدت سے سرخ ہو رہیں تھیں۔ احیان اسے پیچھے کرتا ہوا خود آگے آیا اور بولا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مس صوفیا کسی کے ماں باپ تک جانے سے پہلے یہ یاد رکھا کریں کے ماں باپ آپ کے بھی" ہیں اور اگر آپ محض اپنے اس فضول کے ایٹیٹیوڈ کی وجہ سے کسی کے گھر تک جائیں گی تو وہ بھی آپ کے ماں باپ پر بات کرے گا جو آپ جیسی لڑکی پھر برداشت نہیں کرے گی اس لیے اپنی سوچ کے دھاگے لڑتے وقت اسی تک رکھیں جہاں تک آپ بھی سن اور برداشت کر سکیں۔

اور رہی بات یہ سب جو ہوا اس کی تو یہ آپ نے جانتے بوجھتے ہوئے کیا ہے میری بائیں طرف والی ٹیبل پر آپ اور آپ کی دوست بیٹھی ہوئی تھیں نا تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کے آپ کی خوبصورت آواز میرے کانوں تک باخوبی پہنچ رہی تھی کہ کسی سے اُلجھ کر آپ کسی اور کی توجہ حاصل کرنا چاہتیں تھیں پہلے میں آپ کے معاملے میں نا بولتا اگر آپ کبیر کا استعمال "نا کرتیں۔اس لیے چوبارہ اپنی ان فضولیات میں میرے دوست کو مت لائیے گا۔

احیان یہ کہتا کبیر کو لیتے کلاس کی طرف چلا گیا جب کے صوفیا جس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کی چال اسی پہ الٹ جائے گی اب اپنی بے عزتی میں شرمندہ سی کھڑی تھی اور پھر اس نے نظر اٹھا کر دیکھا کافی سٹوڈنٹس اس کی طرف ابھی بھی متوجہ تھے۔وہ سب کو دیکھتے اپنا بیگ اٹھاتے وہاں سے بھاگتی چلی گئی اس کی دوست بھی فوراً اس کے پیچھے گئی تھی۔

\-----------

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امایہ تمہیں پتا ہے آج کیا ہوا؟" امایہ جو کہ لائبریری کی طرف بکس واپس کروانے جا رہی تھی "یمنہ کی آواز پہ اس کی طرف متوجہ ہوئی کے بتاؤ آج کون سی نئ خبر لے کر آئی ہو اور واپس آگے چلنے لگی اور یمنہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔

آج صوفیا کو احیان شاہ نے سب کے سامنے ذلیل کیا ہے۔" یہ کہتے ہی یمنہ نے ساری بات امایہ "کو بتا دی اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔

صوفیا نے یہ سب کیا اور باقی سب جو دیکھ رہے تھے وہ کچھ نہیں بولے یا کسی نے میرا ذکر تو "نہیں کیا۔"

امایہ نے اس کی طرف دیکھتے کتابوں کو مزید زور سے پکڑے ہوئے کہا۔

اوہو امایہ تمہارا یہاں کیا ذکر وہ تو اس کے کام تم تو وہاں تھی بھی نہیں اور ویسے بھی یہاں پہ "بہت کم لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کے تم اور وہ دونوں کزن ہیں۔" یمنہ نے اسے دیکھتے کہا۔

ہمم سہی چلو یہ کتابیں واپس کروا کے گھر چلتے ہیں۔" ابھی وہ دونوں لائبریری میں داخل ہوئی "ہی تھیں کے انہیں سامنے ہی ٹیبل پر احیان اور کبیر بیٹھے نظر آئے۔ یمنہ نے امایہ کو کہنی مارتے ہوئے ان دونوں کی طرف متوجہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھو وہ رہے دونوں۔" یمنہ نے کہا جہاں احیان کسی کتاب کو دیکھ رہا تھا اور کبیر ابھی بھی محض منہ بنائے بیٹھا تھا۔

"اوہ تو یہاں ہو تم مسٹر احیان تمہیں کیا لگا میری اتنی انسلٹ کرو گے اور میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی۔"

امایہ انہیں اگنور کرتی بکس واپس کروا کے جانے ہی لگی تھی کہ صوفیا کی آواز پہ پیچھے دیکھنے لگی جہاں وہ احیان اور کبیر کے بلکل سامنے کھڑی ان سے مخاطب تھی۔

یہاں سے چلی جاؤ آدھے بالوں والی لڑکی میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب کر چکی ہو تم۔" احیان سے پہلے ہی کبیر صوفیا کے کندھے تک آتے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولا جس پر پاس بیٹھے سٹوڈنٹس ہنسے تھے۔ صوفیا نے اپنی اس بے عزتی پہ آپے سے باہر ہوتی کبیر کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اس سے پہلے کے وہ تھپڑ

کبیر کو لگتا امایہ نے فوراً سے پیچھے سے صوفیا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور یمنہ جو مزے سے سین انجوائے کر رہی تھی فوراً سے اپنی دائیں طرف دیکھنے لگی جہاں ابھی تو امایہ تھی اور اب وہاں اس جنگلی کا ہاتھ روکے اپنے لیے خود عذاب چن چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

".صوفیا پاگل مت بنو سب دیکھ رہے ہیں یہ کیا کر رہی ہو"

امایہ اسے روکتے ہوئے بولی احیان اور کبیر دونوں نے ایک ساتھ امایہ کی طرف دیکھا لائٹ پنک رنگ کی شلوار کمیز پہنے جس میں ہلکے سبر اور سفید رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے ہم رنگ دوپٹہ سر پہ اچھے سے رکھے وہی میسی بن بنائے جس سے چند لٹیں آج بھی نکلی چہرے پہ آ رہیں تھیں جن میں سفید بال بھی تھے وہ صوفیا کا ہاتھ پکڑے ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ہاتھ چھوڑو میرا امایہ۔"صوفیا اسے غصّے سے دیکھتی اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔امایہ نے اس" کا ہاتھ چھوڑ دیا اور بولی

پاگل مت بنو اس ایک ایکشن سے تم یونی سے نکالی بھی جاسکتی ہو۔"امایہ اسے پھر سے دیکھتے" ہوئے بولی،صوفیا اسے غصّے سے دیکھتے ہوئے لائبریری سے باہر چلی گئی۔

امایہ اب احیان اور کبیر کی طرف متوجہ ہوئی

دیکھیں اس کی طرف سے میں آپ دونوں سے معزرت کرتی ہوں۔میں بہت شرمندہ ہوں"

"اس کے ایسے رویے پر آپ بھی پلیز اس کی غلطی کو معاف کر دیں۔

امایہ ان دونوں سے کہہ رہی تھی لیکن وہ دیکھ نیچے رہی تھی انکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دیکھیں آپ کی معافی سے ہونا کچھ نہیں وہ شرمندہ نہیں اپنی غلطی پر اور آپ بھی شرمندہ" نہیں ہوں ایسے کیونکہ غلطی آپ کی نہیں ہے۔"احیان بولا

ہاں بلکل اس آدھے بالوں والی کو شرمندگی ہے بھی نہیں اپنے کرتوتوں پر کیسے ابھی تک ویسے " ہی اکڑ میں تھی۔"کبیر غصے سے بولا۔ جس پر احیان نے اسے آنکھیں دکھائی۔

جی مجھے پتا ہے لیکن دوبارہ ایسے نہیں ہوگا میں اس کی طرف سے پھر آپ سے معزرت کرتی" "ہوں۔

ہمم کوئی بات نہیں آپ مت کہیں اب یہ ایسے اور آپ شرمندہ بھی نہیں ہوں۔"احیان کبیر " کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

شکریہ آپ کا۔"امایہ نے کہا ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کے احیان بولا۔"

دوسروں کی غلطی میں شرمندہ بھی دوسروں کو ہونے دیا کریں ایسے اپنی ذات کی ویلیو کو مت " ختم کریں."احیان کے کہتے ہی امایہ نے پہلی بار نظریں اُٹھا کر احیان کو دیکھا اور دو بھوری آنکھیں ایک دوسرے سے ملی تھیں احیان تو ٹھہر گیا تھا کیونکہ شاید وہ ان آنکھوں میں وہ سب کچھ پڑھ چکا تھا جو وہ آنکھیں سب سے چھپائے ہوئے تھیں۔امایہ نے فوراً نظریں پھیر لی اور جی

کہتی یمنہ کے ساتھ لائبریری سے چلی گئی۔احیان بھی خود کو کمپوز کرتا کبیر کو اگنور کرتا باہر نکل آیا کیونکہ اس نے بھی آج کام پہ جانا تھا۔اور وہ پہلے دن ہی لیٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔

یہ ایک بڑے سٹور کا منظر ہے جو اس شہر کے چار بڑے سٹور میں شامل ہوتا تھا یہاں کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر برتن،بچوں کے کھلونے اور باقی ضروریات زندگی کی بھی مختلف چیزیں موجود تھی۔

دالاری سٹور "میں کام کا آج احیان کا پہلا دن تھا اسے یہاں کیشئر کے طور پر جاب ملی تھی" تنخوا زیادہ نہیں تھی لیکن چونکہ وہ یونیورسٹی میں سکالرشپ پہ تھا اس لیے اس کے گھر کا نظام فلحال ابھی آرام سے چل سکتا تھا۔پہلے تو اسے اس سٹور کے نام پہ بہت عجیب لگا لیکن اس نے زیادہ توجہ نہ دی کیونکہ اس نے صرف اپنا کام کرنا تھا اور چلے جانا تھا باقی نام لاری ہو یا پیاری ہو اسے کیا۔

ہاں پھر جناب کچھ چیزیں ہمیں مفت دے دو غریب سا بندہ ہوں۔" ابھی وہ چند کسٹمرز سے "" " فری ہو کر آرام سے بیٹھا ہی تھا کہ ہالف سلیوز وائٹ شرٹ اور بلیک شارٹ ٹراؤزر پہنے بال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ بکھیرے کبیر اس کے سامنے کاؤنٹر پہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا جس پہ احیان نے اوپر کی طرف دیکھا اور پھر سے دل میں وہی کہا کہ

"اللّٰہ یہاں بھی یہ مجھے دوست کی جگہ یہ بیوی نما انسان ہی ملنا تھا کیا۔"

احیان نے اس کی بات کا کوئی رسپانس نہیں دیا۔

اچھا نا میرے بھائی میری جان میں تیرا نمبر کسی بھی لڑکی کو نہیں دوں گا بھول جا اب یہ سب" ایسے اور کتنا غصّے میں رہے گا آخر ہوں تو تیری نازک دوشیزہ ہی نہ ایسے تو میرا نازک دل ٹوٹ جانا۔"

کبیر نے ایکٹنگ کو اور ایکٹنگ میں بدلتے ہوئے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے احیان کو دیکھتے ہوئے کہا جواب تک یونی والے کپڑوں میں ہی تھا ہاں اب کپڑوں کی استری زیادہ خراب ہو گئی تھی لیکن بال ابھی بھی بلکل پرفیکٹ لی سیٹ تھے۔

یہ سٹور ہے کوئی تھیٹر نہیں جہاں اپنی یہ سستی ایکٹنگ دکھانے پہنچ آئے ہو۔ نکل جا یہاں سے" اب اس سے پہلے میں باہر کھڑے گارڈز کو کہوں کہ اس نازک دوشیزہ کو اپنے دونوں نازک ہاتھوں کے جلوے دکھاتے ہوئے باہر کریں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احیان نے اسے کہتے ہوئے آخر میں گارڈز کی دھمکی دی۔

"یار تو میرا یار ہی نہ کیسے جلاد باہر کھڑے ہوئے ہیں اندر آرہا تھا تب بھی ایسے گھور رہے تھے جیسے چوری کرنے آیا ہوں۔تو اپنی نازک دوشیزہ کو ان کے ہاتھ میں دے دے گا کسی تیری غیرت تجھ سے سوال نہیں کرے گی کیا۔آخر میری عزت تیری عزت بھی تو ہے۔"

کبیر نے اپنے مگرمچھ کے آنسو صاف کرتے ہوئے احیان کو فل ایموشنل کرنے کی کوشش کی جس پہ احیان نے صرف اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو ہاں ہو گیا تیرا اب جا یہاں سے۔

".احیان یار دیکھ غلطی ہو گئی نا دوبارہ ایسے کیا تو تیری جوتی میرا سر اب بس کر دے نا"

کبیر نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر دوبارہ ایسے ہوا تو یاد رکھنا کبیر خان میں تمہیں کسی بھی طرح معاف نہیں کروں گا۔اب پیچھے ہو کسٹمرز آرہے ہیں نکل اب ادھر سے۔"

احیان نے آخر کار اسے معاف کرتے ہوئے کہا جس پہ کبیر نے وہیں سے پیچھے الٹے قدم لینا شروع کیے اور پانچ قدم پیچھے لینے کے بعد رک گیا احیان جانتا تھا وہ پھر کوئی فضول حرکت کرے گا۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کے سیٹی کی آواز آئی سب نے اس آواز کی طرف دیکھا جہاں کبیر دو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انگلیاں منہ میں ڈالے ایک اور بار سیٹی مارنے کو تیار تھا پھر سے سیٹی کی آواز پہ جو لوگ متوجہ نہیں تھے وہ بھی متوجہ ہو گئے۔اور سب کو متوجہ دیکھ کے کبیر نے وہی کھڑے کھڑے ہی ایک فلائنگ کس احیان کو دی اور بھاگتا باہر نکل گیا کہ کہیں احیان وہاں سے ہی جوتا نا پھینک دے اور پھر واپس دروازے سے منہ اندر نکال کر بولا

یو آر مائے لو احیان شاہ۔"اور پھر غائب۔ "

گدھا کہیں کا۔"احیان نے دل ہی دل میں اسے بہت سی اور گالیوں سے نوازا اور مسمٹر زکی" طرف متوجہ ہوا جواب آپش میں بھی ایک دوسرے سے اسے دیکھتے ہوئے باتیں کر رہے تھے

۔

اگر تمہارا بھائی دوسری شادی نا کرتا تو میں بھی یہ فضول کا ڈھول اپنے گلے میں نا باندھتا تمہاری"

"صورت میں۔

آج پھر وہی موضوعِ بحث تھا جو شادی کے اول روز سے تھا تین بچے ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی بیوی کو وہ عزت نا دیتے تھے جس کی وہ حقدار تھیں۔

www.novelsclubb.com

سارا خاندان بے غیرت ہے اور میرے متھے یہ مار دی۔" وہ بولتے جارہے تھے یہ سوچ بغیر" کے وہ بچی جو سب سن رہی ہے اس کے زہن میں کیا اثر ہو گا۔

باپ کے جانے کے بعد وہ کئیں گھنٹے اپنی ماں کو آنسو بہاتے اور مختلف کام کرتے ہوئے دیکھتی رہتی تھی۔

تیرے بھائی میں غیرت ہوتی تو کیر یبین کے بعد کسی اور سے نا کرتا ایسے منہ چھپا کے شادی۔" ایسے کوئی کام تو کیے ہوں گے نا جس کی وجہ سے یہ شادی چھپ کے کی ہے۔" ایک دن وہ گھر آتے ہی شومروع ہو گئے جس سے ان کی بیوی ڈر گئی اس بار ساتھ انکی دوسری بہن بھی تھی جو آگ لگانے کا کام بھرپور طریقے سے کر رہیں تھیں۔ وہ بچی 9 سال کی ہوتے ہوئے بھی سب سن رہی تھی اور اپنی ماں کے چہرے کا سفید رنگ اور آنکھوں میں آنسو دیکھتے وہ اپنے ناخن زور سے اپنے دوسرے ہاتھ کی جلد میں مار رہی تھی۔

عمایہ آجاؤ بیٹا آکر کھانا کھا کو۔" اپنی ماں کی آواز پہ وہ نم آنکھیں صاف کرتی نیچے کی طرف" بلدی کیونکہ وہ اپنی نم آنکھیں دکھا کر انہیں پریشان نہیں کر سکتی تھی۔

عمایہ ظہرہ بیگم اور ایثار صاحب کی پہلی اولاد تھی اس سے چھوٹے دو جڑوا بہن بھائی تھے آہل اور شاہ نور۔انہیں کے گھر کے ساتھ ایثار صاحب کے بھائی کا عارف صاحب کا گھر تھا جن کے تین بچے تھے۔

کیا کر رہی تھی اوپر کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔"ظہرہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

"کچھ نہیں ماما بس موسم اچھا تھا اس لیے اوپر تھی ہوا اچھی تھی لگتا ہے بارش ہو گی۔"

امایہ نے انہیں دیکھتے کہا جبکہ بارش والی بات سنتے ہی ظہرہ بیگم فوراً بولیں،

جگر دار جو تم رات کے اس ٹائم بارش میں گئی تمہاری طبیعت خراب ہونے کو بس بہانا چاہیے" ہوتا ہے۔"

یار ماما کچھ نہیں ہو گا نا اور ابھی کون سا بارش ہو رہی۔"امایہ روٹی کا نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے" بولی اس کے دونوں بھائی بہن آج ساتھ نہیں تھے اس کا مطلب تھا آج وہ چاچو لوگوں کی طرف ہی کھانا کھا کر آئیں گے۔

ہاں نہیں ہو رہی, جب ہوئی بھی اور اگر تم گئی تو کل کوئی خدمت نہیں کرنی میں نے تمہاری" سمجھ آئی"

www.novelsclubb.com

ظہرہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

اچھا کھانا کھائیں مجھے دیکھنا چھوڑدیں۔آج کھانے کی میز پہ صرف وہ دونوں ماں بیٹی ہی تھیں" ایثار صاحب کسی کام سے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔

"تمہاری خالہ رشتہ بتارہی تھیں ایک لڑکا باہر ہوتا ہے اچھی پڑھی لکھی فیملی ہے۔"

ظہرہ بیگم کی بات سنتے ہی امایہ کا نوالہ بناتا ہاتھ رکا اور اس نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔

دیکھو امایہ شادی کرنی ہی ہے تم نے آخر کب تک ایسے انکار کرتی رہو گی۔اچھے رشتے بار بار " "نہیں ملتے۔

ظہرہ بیگم نے اسے منانا چاہا۔

آپ جانتی ہیں سب پھر بھی آخر سمجھتی کیوں نہیں ہیں آپ کہ نہیں کرنی مجھے شادی کسی سے" بھی نہیں میرے اندر کے خوف جب ختم ہو گئے تب یہ بات کریے گا ابھی میرے سامنے بار بار اس بات کا ذکر مت کریں۔" امایہ غصّے سے کہتی آخری نوالہ لیتی کھانے کے برتن سمیٹتی کیچن میں چلی گئیں پیچھے ظہرہ بیگم اپنے آنسو صاف کرنے لگ گئیں وہ جانتی تھیں ان کی بیٹی کس خوف کے زیر اثر ہے لیکن بات وہی آجاتی ہے کہ والدین اپنے بچوں کے رویے کو محسوس

www.novelsclubb.com

کرتے ہوئے بھی اگنور کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے خوف جانتے ہوئے بھی اس پہ بات نہیں کرتے ان کے خوف کو وقت نہیں دیتے انہیں اس خوف سے نکالتے ہی نہیں یہ غلطی اکثر والدین کر جاتے ہیں اور پھر اس غلطی کے نتائج کے زمیدار بھی خود ہوتے ہیں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ جتنا اپنے بچوں کی خوشی کو کامیابیوں کو چیرش کرتے ہیں اتنا ہی ان کے خوف کو وقت دیں ان سے پوچھیں کے وہ کس طرح کی باتوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں کیا چیزیں ان کو ٹریگر کرتی ہیں۔ اگر والدین یہ بات سمجھ لیں تو ان کی اولاد ایسے ان دیکھے خوف میں مبتلا رہے ہی نہیں۔

ماضی

وہ 9 سال کی بچی آج بھی اپنی سیاہ رنگ کی ڈائری میں لکھ رہی تھی یہ ڈائری بھی اسے اس کے دادا نے دی تھی۔ سیاہ رنگ کی ڈائری جس پہ ایک سیاہ ہی پھول بنا ہوا تھا۔ اس کے دادا آج بھی اس کے سامنے بیٹھے اسے خاموشی سے لکھتے دیکھ رہے تھے یہ اس کی عادت تھی وہ سب کچھ جو اس کے دل و دماغ میں ہوتا وہ ڈائری میں لکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیئر ڈائری!

آج پھر وہی سب ہوا ماما پر بابا نے بہت غصہ کیا جب کے ماما نے تو کچھ کہا بھی نہیں۔ ماما کچھ نہیں کہتیں لیکن بابا ان پر ایسے ہی غصہ کرتے رہتے ہیں پھر ماما سارا ٹائم روتی رہتی ہیں۔ تمہیں پتا ہے ڈائری میں نے ماما سے پوچھا کے بابا گندے ہیں وہ نئی ماما کے آئیں گے پھوپھو کہتی ہیں کہ میں تو سب سے پیارا بچہ ہوں اس لیے میرے لیے اور ماما لائیں گی جب کہ مجھے تو یہی ماما چاہیے نا مجھے یہاں کوئی پسند نہیں میرا دل کرتا میں مر جاؤں لیکن پھر ماما کہ پاس کون رہے گا۔

کیا لکھ رہی ہوا بو کی جان۔"اسے اتنے خاموشی سے لکھتے دیکھ کے انوار صاحب بولے۔"

کچھ نہیں دادا بس ویسے لکھ رہی تھی۔" وہ اپنی ڈائری جلدی سے بند کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا چھوڑو اسے ادھر میرے پاس آؤ اور بتاؤ میری جان کا آج سکول میں دن کیسا گزرا۔"

ویسے تو التمش صاحب کے اور بھی پوتے پوتیاں تھے لیکن اس ہوتی میں جان تھی اُن کی اس کی زرا سی تکلیف میں اس کے ماں باپ کی جگہ سب سے پہلے کبیر صاحب موجود ہوتے تھے ہر اچھے سے اچھے ڈاکٹر کے پاس وہ خود اسے لے کر جاتے تھے چاہے ہلکا ساز کام ہی کیوں نہ ہو یوں کہا جا سکتا تھا یہ وہ طوطا تھا جس میں التمش صاحب کی جان ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت اچھا گزر ادادا ابو آج میں نے ایک لڑکی جو مجھے ڈرا رہی تھی آپ کی اور آپ کی پستول کی"
"دھمکی دی کہ اگر اس نے مجھے تنگ کیا تو میرے ابو اسے گولی مار دیں گے۔

وہ خوشی سے اپنے کارنامے بتا رہی تھی جس پہ التمش صاحب ہنس رہے تھے،

اور میں نے آج ایک ٹیچر کو بھی کہا کہ اگر مجھے سٹار نہیں دیے تو میرے ابو آپ کو بھی گولی مار"
دیں گے۔" وہ مزید بولی

اللہ لڑکی بچوں تک تو ٹھیک ٹیچرز کو یہ کون کہتا ہے۔" التمش صاحب نے ہنستے ہوئے اس کی"
چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہا سچ میں ابو وہ ڈر گئے تھے اور انہوں نے مجھے تین سٹار بھی دیے ہیں۔"

وہ اور جوش و خروش سے ہنستے ہوئے سٹار ملنے کا بتا رہی تھی۔

اچھا اچھا سب کو بتا دو کے دادا غنڈا ہے اور یہ التمش غنڈے کی پوتی ہے اسے کوئی کچھ نہ کہے "
۔"

التمش صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جس پر اس نے ہمیشہ کی طرح منہ بنایا کیونکہ
اسے ان کا یہ کہنا نہیں اچھا لگتا تھا۔

حال

رات کہ 12 بج رہے تھے۔وہ ابھی جاب سے تھکا ہوا گھر آیا تھا آج پہلا دن بھی تھا اس لیے اُسے تھکاوٹ زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔

ابھی وہ منہ ہاتھ دھو ہی رہا تھا جب فوزیہ بیگم ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیتیں باہر آئی ہی تھیں کے بارش ہونے لگ گئی اور ساتھ ہی لائٹ چلی گئی۔

ایک تو یہ لائٹ والے ایک قطرہ پانی کا گرتا نہیں لائٹ ایسے پہلے لے جاتے ہیں جیسے یہی بجلی "آسمان سے گرے گی۔"

فوزیہ بیگم ٹیبل پہ ٹرے رکھتے واپس اندر ٹارچ لینے گئیں۔

ارے امی آپ سو جاتیں میں خود ڈال لیتا اب ایسے روز لیٹ آؤں گا آپ روز نہیں میرے "انتظار میں رہیے گا۔"

احیان ان کی بجلی والی بات پہ ہنستے ہوئے انہیں ساتھ بٹھاتے ہوئے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے پانچ بچے تھے تین بیٹےاور فوزیہ بیگم کی وفات کو12 سال بیت چکے تھےان دو بیٹیاں۔احیان سب سے چھوٹا تھااس سے بڑے بہن بھائی سب کی شادیاں ہو چکیں تھیں۔ فوزیہ بیگم نے بڑی محنت سے اپنے بچوں کو پالا تھا۔ان کے سارے بچوں میں اتفاق بہت تھا۔

تھوڑا پرانا یہ گھر چھ کمروں،ایک کچن اور دو باتھروم میں مشتمل تھا۔کیچن کے داہنی طرف آگے ایک چھوٹا سا سہن بھی تھا۔یہ گھر تھا تو کرائے کا لیکن وہ یہاں پچھلے 15 سالوں سے رہ رہیں تھیں۔

"ہاں پتہ ہے لیکن آج پہلا دن تھانااس لیے میں خود کافی رہی اپنے بیٹے کے لیے۔"

فوزیہ بیگم احیان کو دیکھتے ہوئے بولیں جواب کھانا شروع کر چکا تھا۔

"اور دن کیسا گزرا میرے بیٹے کا آج۔"

www.novelsclubb.com

ان کے کہنے پہ احیان کو صوفیا سے لے کر سٹور میں کبیر کی گئی فضول ہرکت یاد آئی جس پہ وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

اچھا ہی تھااماں بس ایک سرپھری لڑکی مل گئی تھی اور کبیر بھی ہو ساتھ تو آپ سمجھ سکتیں ہیں"

"پھر دن کیسے گزرے سکتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احیان نے کھانا کھاتے انہیں ہنستے ساتھ ہی منہ بناتے بتایا۔

لڑکی کون اور اب کیا کر دیا کبیر نے۔" فوزیہ بیگم اس کے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے بولیں"

جس پر احیان انہیں سارے دن کی روداد سنانے لگا۔

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842